اپنے شوہر کو دوسری شادی سے روکنے والی بہنوں کے نام

تحریر: شیخ مقبول احمد سلفی حفظہ اللہ

اسلامک دعوۃ سنٹر، مسرہ۔طائف

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اپنے شوہر کو دوسری شادی سے روکنے والی بہنوں کے نام

جب کوئی عورت یہ سنتی ہے کہ اس کا شوہر دوسری شادی کرنے والا ہے اس وقت سے اس عورت کی زندگی میں زلزلہ سا برپا ہو جاتا ہے پھر دونوں میاں بیوی میں جھگڑے لڑائی، مار پیٹ، گالی گلوج حتی کہ دو خاندانوں میں تنازع کھڑا ہو جاتا ہے۔ یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا دوسری شادی گناہ ہے، پہلی بیوی پر ظلم ہے یا ایک کے ساتھ عدل اور دوسرے کے ساتھ ناانصافی ہے؟ ان سوالوں کو شریعت کی میزان پر تولتے ہیں تو پتہ چلتا ہے کہ دوسری شادی یا بیک وقت ایک سے زائد شادی مردوں کے حق میں مباح میں ہے، یہ کوئی نہ گناہ ہے، نہ کسی پر ظلم ہے اور نہ ہی کسی کے ساتھ ناانصافی ہے۔

اللہ تعالی اگر مردوں کو ایک سے زائد شادی کی اجازت نہیں دیتا تو کوئی مرد دوسری شادی نہیں کرتا، دوسری شادی پر عمل دراصل اسلامی حکم کی وجہ سے ہے ایسے میں کسی مسلم خاتون کا اپنے شوہر کو دوسری شادی سے روکنا شرعا غلط ہے۔ عہد صحابہ میں ایسی کوئی خاتون نہیں ملتی جس نے اپنے شوہر کو دوسری شادی سے منع کیا ہو یا دوسری شادی کے نام پر ہنگامہ کھڑا کیا ہو، حقیقت میں دوسری شادی پہ موجودہ دور کا ہنگامہ ہندوانہ سماجی اثر کا نتیجہ ہے جہاں ہندو میرج ایکٹ کے تحت انہیں ایک ہی شادی کی اجازت ہے ورنہ اسلامی ممالک میں آج کے پر فتن دور میں بھی ایسا ہنگامہ دیکھنے کو نہیں ملتا جو بر صغیر میں پایا جاتا ہے۔

ہر مرد متعدد شادی کا متحمل نہیں ہو سکتا تاہم بہت سارے تعداد ازدواج کی صلاحیت رکھتے ہیں، میں سمجھتا ہوں ان

تمام باصلاحیت مردوں کو اپنی صلاحیت بروئے کار لانی چاہئے۔اس سے ایک دو نہیں سیکڑوں مثبت اثرات فرد و معاشرہ پر مرتب ہوں گے۔آپ ذرا تعدد ازدواج کی دنیا میں داخل ہو کر سوچیں کیا پھر کوئی نکاح مہنگا ہوگا؟ کوئی باپ بیٹیوں کی شادی کے بوجھ تلے دبا ہوگا؟کسی غریب کی کوئی بیٹی گھر میں بیٹھی ہوگی یا شادی کے لئے دم توڑے گی؟ سماج کی معذور و بدصورت لڑکی شادی کے لئے ترسے گی؟ایک سے زیادہ خواہش والا مرد خواہش کی چکی میں پستا رہے گا؟ کیا زنا کے بڑھتے واقعات کم نہیں ہوں گے؟

آج کے ماحول میں شادی اس قدر دشوار اور خرچیلی ہے کہ ایک باپ بیٹی کی پیدائش کے وقت سے ہی اس کی شادی کے لئے پائی پائی جمع کرنے لگ جاتا ہے خصوصا غریب باپ۔میرا ماننا ہے کہ مسلمان شادی اسلام کے مطابق کرلے اور مالدار طبقہ امانتداری سے زکوۃ نکالا کرے تو پھر مسلم سماج میں نہ غریبی ہوگی اور نہ بدامنی۔ایسا سماج اس قدر ترقی یافتہ ہوگا کہ اس کا ہر فرد پرامن زندگی گزار رہا ہوگا۔

اتنی لمبی تمہید ان بہنوں کو سمجھانے کی لئے باندھی ہے جو دوسری شادی کو اپنے حق میں عذاب سے بدتر سمجھتی ہے ۔دراصل یہ اسلامی بہنوں کی غلط فہمی ہے جو برے سماج کے کا نتیجہ ہے۔ہم نے اسلامی سماج بنایا ہی کب؟ جہاں اسلامی پردہ ہو، اسلامی اخوت ہو، اسلامی طور پر تجارت و معاملات ہوں، نیکی کی دعوت اور برائی پر نکیر ہو۔جب سماج میں برائی ہوگی تو اس کے برے اثرات زندگی کے تمام مراحل پر پڑیں گے۔آپ سوچتی ہیں کہ دوسری شادی سے ہمارا حق مارا جائے گا، ہمارے بچوں کی حق تلفی ہوگی، ہم سے شوہر کی محبت کم ہو جائے گی، ہماری آزادی چھن جائے گی، ہماری ضرورتیں اور شوق پورے نہیں ہوں گے وغیرہ۔

پہلے تو آپ یہ ذہن بنائیں کہ دوسری شادی آپ کے اوپر کوئی ظلم یا آپ کے حق میں کوئی عذاب نہیں ہے، اگر ایسا

ہوتاتو پھر اکیلی بیوی ہمیشہ نعمت میں رہتی ،اسے کوئی پریشانی لاحق نہیں ہوتی، کبھی اس کو طلاق نہیں ہوتی اور اپنے شوہر کے ساتھ کبھی جھگڑا نہیں ہوتا جبکہ سماجی حالات اس کے برعکس ہیں۔ عموما اپنے سماج میں ایک ہی شادی ہوتی ہے مگر میاں بیوی کے درمیان بہت تنازعات دیکھنے کو ملتے ہیں جن کے باعث اکثر رشتے ٹوٹ جاتے ہیں۔اس لئے آپ یہ نہ سوچیں کہ اکیلی ہونے سے کوئی پریشانی نہیں ہوتی ؟ پھر اپنے شوہر کی دوسری شادی پہ آپ کا کیارویہ ہوناچاہیئے ؟

اس تناظر میں سب سے پہلی بات یہ ہے کہ آپ کو اسلام کی بنیادی معلومات ہونی چاہیئے تاکہ آپ اسلام کے سائے میں زندگی گزار سکیں،آپ کے شب وروز عبادت اور فرائض کی ادائیگی میں گزریں۔

زندگی کا دوسرانام پریشانی ہے،اس لئے اسے جھیلنے کا ہنر سیکھیں،ذراغور کریں کہ پہلے والدین کے یہاں تھیں تو کتنا خوش تھیں،شادی کے بعد کس قدر مسائل آگئے،اگرکچھ مسائل شوہر کی دوسری شادی سے پیدا ہوتے ہیں تو آپ کو گھبرانے کی کیا ضرورت ہے؟آپ اپنے حقوق اور فرائض کو پہچانیں اور انہیں بخوبی انجام دیتے رہیں کبھی آپ غمگیں نہیں ہوں گے بھلے مسائل میں گھرے رہیں۔

شوہر میں دوسری شادی کا خیال پائیں تو دیکھیں کہ کیا وہ دوبیویوں میں انصاف کرسکیں گے اور ان کی رہائش واخراجات برداشت کرسکیں گے ؟اگرہاں تو انہیں خوشی خوشی شادی کرنے کہیں پھر آپ کو کس بات کا دکھ ہے ؟

ایک بات اوپر یہ معلوم ہوہی گئی کہ مردوں کو ایک سے زائد شادی کرنا جائز ہے اس لئے آپ کا دوسری شادی سے روکنا یا طلاق کا مطالبہ کرنا صحیح نہیں ہے،ایک مزید بات توکل وعقیدہ سے متعلق ہے وہ یہ ہے کہ دوسری شادی پہ

پہلی بیوی سوچتی ہے کہ ہمارے حصے کی روزی دوسری عورت اور اس کی اولاد چھینے گی جبکہ اللہ نے ماں کے پیٹ میں سب کا نصیب اور رزق لکھ دیا ہے، کوئی کسی دوسرے کا نصیب اور رزق نہیں چھین سکتا۔

آپ اس پہلو سے بھی غور کرکے دیکھیں کہ شوہر کی ذات پر آپ کا کتنا اختیار ہے، کیا وہ آپ کی ایسی ملکیت ہے جس پر کسی دوسرے کا ادنی سا بھی حق نہیں ہے ؟ نہیں ایسی بات نہیں ہے، شوہر کی ساری جائیداد بھی بیوی کی نہیں ہے، اس کا چوتھائی یا آٹھواں حصہ ہے۔ شوہر کے ایک لفظ طلاق سے آپ کا سارا رشتہ ختم ہوجاتا ہے اب وہ مرد کسی سے شادی کرے آپ اس سے بے پرواہیں۔ پھر دوسری شادی سے روکنا کیسا ہے سوچ کر دیکھیں۔

بسااوقات مجبوری میں عورت خود ہی اپنے شوہر کو دوسری شادی کرنے کا حکم دیتی ہے مثلا بچہ نہ ہوتا ہو یا جنسی طور پر شوہر کو خوش نہ کرسکتی ہو یا ہمیشہ بیمار رہتی ہو، یہ اچھی بات ہے۔ اسی طرح اسلامی بہنوں کو ان عورتوں کا درد بھی محسوس کرنا چاہئے جکی شادی نہیں ہو پارہی ہیں اور وہ لاکھوں میں ہیں۔

صحیح بخاری میں ہے کہ قرب قیامت میں عورتوں کی کثرت ہوگی اور آج ہم دنیا میں عورتوں کی کثرت دیکھتے ہیں باوجودیکہ لڑکیوں کا اسقاط ہورہا ہے۔ ایسے میں تمام عورتوں کے ساتھ انصاف اسی وقت ممکن ہے جب مرد حضرات ایک سے زائد شادی کریں۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں تم سے ایک ایسی حدیث بیان کروں گا کہ میرے بعد کوئی اسے نہیں بیان کرے گا۔ میں نے یہ حدیث نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے۔ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے سنا:

لَا تَقُومُ السَّاعَةُ وإمَّا قالَ: مِن أشْرَاطِ السَّاعَةِ، أنْ يُرْفَعَ العِلْمُ، ويَظْهَرَ الجَهْلُ، ويُشْرَبَ الخَمْرُ، ويَظْهَرَ الزِّنَا، ويَقِلَّ الرِّجَالُ، ويَكْثُرَ النِّسَاءُ حتَّى يَكونَ لِلْخَمْسِينَ امْرَأَةً القَيِّمُ الوَاحِدُ(صحيح

البخاري:6808)

ترجمہ: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہو گی یا یوں فرمایا کہ قیامت کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ علم دین دنیا سے اٹھ جائے گا اور جہالت پھیل جائے گی، شراب بکثرت پی جانے لگے گی اور زنا پھیل جائے گا۔ مرد کم ہو جائیں گے اور عورتوں کی کثرت ہو گی۔ حالت یہاں تک پہنچ جائے گی کہ پچاس عورتوں پر ایک ہی خبر لینے والا مرد رہ جائے گا۔

جب کوئی عورت اس نیت سے اپنے شوہر کو دوسری شادی کرنے کا حکم دیتی ہے کہ کسی مجبور ولاچار عورت کا بھلا ہو جائے تو اس پر اللہ کی طرف سے اجر کا مستحق ہو گی۔

اس میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ ایک شخص کی زندگی میں ایک سے زیادہ بیوی ہو تو اس کے یہاں زیادہ مسائل ہوں گے مگر بیویوں کو ان سارے مسائل سے کیا واسطہ؟ انہیں بغیر خرچ کے محض امور خانہ داری انجام دینا ہے جبکہ کفالت سے لیکر تمام عائلی مسائل کا ذمہ دار مرد ہوتا ہے مثلا بیوی بچوں کا خرچ، رہائش، تعلیم وتربیت اور علاج ومعالجہ وغیرہ۔

دوسری شادی کے بعد پریشانی اس بات سے بڑھتی ہے کہ پہلی بیوی اپنی سوکن کو اپنا دشمن سمجھ لیتی ہے۔ سوکن آپ کی دشمن نہیں ہے، اسے اپنی بہن سمجھیں اور جس طرح شوہر سے پیار کرتی ہیں اپنی اس بہن سے پیار کریں اس طرح دونوں کی زندگی ہنسی خوشی گزرے گی بلکہ دونوں بہنیں گھریلو کام میں ایک دوسرے کو دوست سمجھ لیں تو وہ گھر سنور جائے گی اور دونوں علاحدہ علاحدہ رہتے ہوں تب زیادہ مسائل نہیں ہوتے۔

اس جگہ آپ کو ایک حدیث بیان کرتا ہوں اس کو حفظ کر لیں اور اس کی روشنی میں زندگی گزاریں ان شاءاللہ جس

حال میں رہیں گی خوش رہیں گی۔

حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

إِذَا صَلَّتِ الْمَرْأَةُ خَمْسَهَا، وَصَامَتْ شَهْرَهَا، وَحَفِظَتْ فَرْجَهَا، وَأَطَاعَتْ زَوْجَهَا، قِيلَ لَهَا: ادْخُلِي الْجَنَّةَ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شِئْتِ {مسند احمد،الطبرانی الأوسط}

ترجمہ: جب عورت اپنی پانچ وقت کی نماز پڑھ لے، اپنے ماہ {رمضان} کا روزہ رکھ لے، اپنی شرمگاہ کی حفاظت کر لے، اور اپنے شوہر کی اطاعت کر لے تو اس سے کہا جائے گا کہ جنت میں اسکے جس دروازے سے داخل ہونا چاہے داخل ہو جا۔

ایک آخری بات عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آپ یہ جان لیں شوہر کے دل میں دوسری شادی کا خیال پیدا ہو جانے سے یہ خیال اور بھی پختہ ہوتا جائے گا جب جب آپ منع کریں گی اور جھگڑا لڑائی کریں گی۔ دوسری شادی سے روکنے کا آپ کو اسلام نے اختیار نہیں دیا جبکہ مرد کو کرنے کا اختیار ہے پھر آپ غور کریں کہ دوسری شادی کے معاملے میں کس کا رویہ اسلام کے مطابق ہے؟ ہاں یہ بات ضرور ہے کہ آپ شوہر کو اس وقت دوسری شادی سے رکنے کا مشورہ دے سکتی ہیں جب اس میں دوسری شادی کی شرطیں نہ پاتی ہوں۔ دوسری شادی کے لئے دو بیویوں کے درمیان عدل، دونوں کی معاشی کفالت اور دونوں کی جنسی خواہش پورا کرنے کی طاقت ہونا شرط ہے۔

* * * * * * * * * * * * * * * *